بسم اللہ الرحمن الرحیم

جس جانور کے پیدائشی کان نہ ہوں، اس کی قربانی کا حکم؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ جس جانور کے پیدائشی دونوں کان نہ ہوں، اس کی قربانی کا کیا حکم ہے؟

سائل: محمداسد(اوکاڑہ)

جواب

ایسا جانور جس کے پیدائشی طور پر دونوں کان یا ایک کان نہ ہو، اُس کی قربانی جائز نہیں، اس لیے کہ جانور کا کان ایک کامل عضو ہے اور اعضائے مقصودہ میں سے ہے اور جانور کے اعضائے مقصودہ میں سے کسی عضو کا معدوم ہونا، قربانی سے مانع عیب ہے، لہذا پوچھی گئی صورت میں ایسے جانور کی قربانی جائز نہیں۔

چنانچہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: "امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نستشرف العین و الاذن" ترجمہ: ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ (قربانی کے لئے) ہم آنکھ اور کان کے عیب سے پاک جانور کو تلاش کریں۔ (سنن نسائی، کتاب الضحایا، جلد7، صفحہ216، مطبوعہ قاھرہ)

ہدایہ، درمختار، مجمع الانہر، فتاوی عالمگیری اور دیگر کتب فقہیہ میں ہے: والنظم للہدایہ: "والسكاء وهي التي لا أذن لها خلقة لا تجوز, ان كان هذا, لأن مقطوع أكثر الأذن إذا كان لا يجوز فعديم الأذن أولى" ترجمہ: سکاء یعنی وہ جانور جس کے پیدائشی کان نہ ہوں، اگر ایسا جانور موجود ہو، تو اس کی قربانی جائز نہیں، کیونکہ جب کان کا زیادہ حصہ کٹا ہوا ہو، تو قربانی جائز نہیں ہوتی، تو جس جانور کے کان بالکل ہی نہ ہوں، اس کی بدرجہ اولی قربانی نہیں ہوگی۔ (الہدایہ، جلد4، صفحہ359، مطبوعہ داراحیاء التراث العربی، بیروت)

بغیر کانوں والے جانور کی قربانی جائز نہ ہونے کی علت بیان کرتے ہوئے علامہ بدرالدین عینی رحمۃ اللہ تعالی علیہ (سالِ وفات: 855ھ/1451ء) لکھتے ہیں: "لأنها فائتة العضوين المقصودين" ترجمہ: اس لیے کہ ایسے جانور میں دو اعضائے مقصودہ معدوم ہیں۔ (البنایہ شرح الہدایہ، جلد12، صفحہ42، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

امام اہلسنت رحمۃ اللہ تعالیہ علیہ سے سوال ہوا کہ ایک اشتہار چھپا ہے، جس میں یہ مسئلہ ذکر کیا گیا ہے کہ **<u>جس جانور کے پیدائشی کان اور دُم نہ ہو</u>**، تو امام اعظم رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے قول پر عمل کرتے ہوئے اس کی قربانی جائز ہے، تو اب حضرت فرمائیں کہ ایسا مذکورہ بالا جانور واقعی قربانی میں جائز ہے یا ناجائز؟ تو آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے پانچ وجوہ سے ایسے جانور کی قربانی ناجائز بیان فرمائی، چنانچہ لکھتے

ہیں : "**اولاً: متون و شروح نے عدمِ جواز پر جزم کیا اور قول خلاف کا نام نہ لیا۔۔۔ ثانیا: یہی قضیہ حدیث ہے**، کما علمت من غایۃ البیان (**یہ حدیث اعلی حضرت علیہ الرحمہ نے ماقبل ایک جزئیے میں نقل فرمائی ہے**، عن علی کرم اللہ وجھہ عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان تستشرف العین والاذن" وقد اعتبر رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بقاء الاذن فمنع فواتھا من جواز الاضحیۃ "**حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ وسلم سے روایت فرمایا کہ ہم آنکھ اور کان کو بغور دیکھیں**"، **تو حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کان کی بقاء کا اعتبار فرمایا، تو معدوم ہونا جوازِ قربانی کے لئے مانع ہوگا**)۔ **ثالثا: اس کی وجہ اظہر وازہر ہے**۔ کما علمت من الھدایۃ ومناسک الکرمانی **ایراثِ نقص میں عدم طاری واصلی میں تفرقہ کی کوئی وجہ ظاہر نہیں۔ رابعاً: یہی اکثر کتب میں ہے** والعمل بما علیہ الاکثر۔ **خامساً: یہی احوط ہے، تو بوجوہ اِسی کو ترجیح اور اسی پر اعتماد و عمل و فتوی واجب۔**" **(فتاویٰ رضویہ ملتقطاً، جلد 20، صفحہ 461-464، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)**

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالی علیہ (سالِ وفات: 1367ھ/1947ء) سے سوال ہوا کہ جس کے خلقی (پیدائشی) کان یا دم نہ ہو، عند الحنفیہ اس کی قربانی جائز ہے یا نہیں، تو آپ علیہ الرحمہ نے ارشاد فرمایا: "جس جانور کے کان بالکل نہ ہوں، اس کی قربانی جائز نہیں۔۔۔ جوہرہ نیرہ میں بھی یوہیں ہے، انکے علاوہ بدائع و عالمگیری و درمختار و تبیین وغیرہا میں مذکور کہ اس کی قربانی جائز نہیں۔" (فتاویٰ امجدیہ، جلد 3، صفحہ 303، مکتبہ رضویہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: OKR-0267

تاریخ اجراء: 11 ذو القعدۃ الحرام 1447ھ/29 اپریل 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net